سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ کا ظہور اور مسیحؑ ابن مریم علیہ السلام کا نزول دونوں ایک ہی زمانے میں ہوں گے۔ یہ الگ الگ شخصیتیں ہوں گی۔ مسلمانوں کے امیر و امام مہدی علیہ السلام ہی ہوں گے۔ مسیح ابن مریم علیہ السلام اس وقت ایک مستقل صاحبِ شریعت نبی کی حیثیت سے نہ ہوں گے بلکہ شریعتِ محمدیؐ کے متبع ہوں گے اور مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔

۴۔ آپ کے آٹھویں سوال کا جواب یہ ہے کہ مسیحؑ کی حیات و وفات کے متعلق میں اپنی تفسیر "تفہیم القرآن" میں وضاحت کے ساتھ لکھ چکا ہوں۔ براہِ کرم سورۂ آلِ عمران رکوع ۶، اور سورۂ نساء رکوع ۲۲ کے حواشی پڑھ لیجیے۔ آپ کا یہ ارشاد کہ "تمہاری تحریروں سے شبہ پڑتا ہے کہ تم مسیحؑ و مہدیؑ کے منکر ہو" حوالے کا محتاج ہے۔ آپ کی بڑی عنایت ہوگی اگر میری ان تحریروں کی نشان دہی فرمائیں جن سے آپ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ نیز اگر مضائقہ نہ ہو تو یہ بھی ساتھ ہی فرما دیں کہ وہ تحریریں آپ نے خود پڑھی ہیں یا کسی سے آپ نے یہ باتیں سن کر لکھ دیں۔

آپ برا نہ مانیں اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ درحقیقت آپ کے سوالات جواب دینے کے لائق نہ تھے مگر ان کا جواب صرف اس لئے دے رہا ہوں اور رسالہ ترجمان القرآن میں بھی اسی غرض کے لئے ان کو شائع کر رہا ہوں کہ اُن غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جو بعض غرض پرست علماء اپنی افترا پردازیوں سے سادہ لوح عوام کے دلوں میں پیدا کر رہے ہیں۔ (ا۔م)

چند دلچسپ سوالات

سوال :-

"حسبِ ذیل استفسارات پر روشنی ڈال کر بے پایاں شکریہ کا موقع دیں :[1]

---

[1] یہی سوالات کچھ لفظی تصرف کے ساتھ جماعت اسلامی کے متعدد رفقا کو موصول ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک منصوبہ بندی کے ساتھ یہ کام ہو رہا ہے۔ (نائب مدیر)

۱۔ اگر آپ کی جماعت پاکستان میں نہ آجاتی تو تحریکِ اسلامی کے ظہور پذیر ہونے یا بڑھنے کے امکانات کا خاتمہ ہو جاتا۔ کیا آپ اس خیال سے متفق ہیں؟

۲۔ پنچایتی نظام اگر کسی جماعت کے امیر کو "صالح" نمائندہ تجویز نہیں کرسکتا تو اس جماعت کے افراد کیونکر صالح قرار دیے جاسکتے ہیں؟

۳۔ ایک شیعہ جو (خلفائے ثلثہ کی حکومت کو غیر اسلامی قرار دیتا ہے) اپنے عقیدے پر قائم رہتے ہوئے آپ کی تحریک میں شامل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۴۔ کیا ایک صالح نمائندہ اپنے حق میں ووٹ ڈال سکتا ہے۔ شرعی دلیل کیا ہے؟

۵۔ آپ کے تجویز کردہ نظامِ پنچایت میں اسمبلی سے باہر اور اندر حلقوں اور عہدوں کی بھرمار اور سر جوڑ کر بیٹھنے کا طریق خلافتِ راشدہ کے زمانے میں موجود تھا؟ یا خلیفۂ وقت عوام کے لئے از خود نمائندے نامزد کیا کرتا تھا؟

۶۔ ہندوستان میں کفر و ارتداد کی مہم تیز ہے۔ کیا ان حالات میں پاکستان کا فرض نہیں کہ وہ بزورِ شمشیر ہندوستان پر قابض ہو کر آپ کی صالحانہ قیادت کی روشنی میں اسلامی حکومت کا قیام عمل میں لے آئے؟ اس صورت میں کیا موجودہ مالی اور اقتصادی معاملات اسلامی علم بلند کرنے کے راستے میں کبھی روک تو ثابت نہیں ہو سکتے؟

۷۔ آپ وحی و الہام کے مدعی نہیں ہیں بلکہ ریاستِ اسلامیہ میں آپ کے لحاظ سے اب وحی و الہام کی گنجائش تک باقی نہیں ہے۔ ان حالات میں آپ محض چند دلائل سے خود کیونکر مطمئن ہیں کہ آپ کی تحریک ہی صحیح معنوں میں دین کے مزاج کے مطابق ہے اور انقلاب، قیادت کا حقیقی تصور آپ کی جماعت کے بغیر نہیں مل سکتا؟ ممکن ہے دوسری جماعتیں صحیح مسلک پر قائم ہوں اور آپ ہی کا طریق کار غلط فہمی پر مبنی ہو۔

جواب:

آپ کے سوالات کا انداز دیکھ کر طبیعت نے کچھ انقباض محسوس کیا تھا مگر جب اس مقام کا نام پڑھا جہاں سے یہ خط آپ تحریر فرما رہے ہیں[1] تو اتنی معقولیت اور متانت بھی غنیمت نظر آئی جو آپ کے

[1] مقام کا نام "ربوہ" ہے۔

استفسارات میں پائی جاتی ہے۔ خدا کرے کہ اس میں کچھ اور اضافہ ہو۔

آپ کے سوالات کا مختصر جواب حسبِ ذیل ہے:

۱۔ جماعت اسلامی، پاکستان میں کہیں سے آئی نہیں بلکہ یہاں پہلے سے موجود تھی، البتہ اس کا مرکز یہاں ضرور منتقل ہوا ہے، جس طرح متعدد دوسری جماعتوں کے مرکز منتقل ہوئے ہیں۔ ہمیں ایسا کوئی دعویٰ نہیں ہے کہ اس جماعت کے بغیر یہاں تحریکِ اسلامی کے ظہور پذیر ہونے یا بڑھنے کے امکانات کا خاتمہ ہو جاتا۔ ہم جو کچھ سمجھتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد اس مملکت کو عملاً اسلامی مملکت بنانے کے لئے ایک ایسی تحریک اور جماعت کا موجود ہونا ضروری تھا جو پہلے سے منظم اور طاقتور ہو چکی ہو اور الحمدللہ کہ اس ضرورت کو جماعت اسلامی نے بڑی حد تک پورا کر دیا ہے۔ اگر یہ جماعت پہلے سے منظم نہ ہو چکی ہوتی تو اس امر کی بہت کم توقع تھی کہ فسق و ضلالت کی طاقتیں یہاں نئے سرے سے کسی تحریک کو اٹھنے اور کسی جماعت کو منظم ہونے کا موقع دیتیں۔

۲۔ کیا آپ کو کسی ذریعے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ کسی جماعت کے امیر کا نام کسی پنچایت کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا یا کیا گیا اور اسے غیر صالح قرار دے کر رد کر دیا گیا؟ اگر ایسی کوئی اطلاع آپ کو پہنچی ہے تو ضرور مجھے بھی اس سے مستفید فرمائیں، اور اگر یہ محض ایک قیاس آرائی ہے جو آپ نے اپنی جگہ بیٹھ کر فرمائی ہے تو آپ کو مجھ سے سوال کرنے کے بجائے اپنے اندازِ فکر کی اصلاح کر لینی چاہیے۔ علم و واقفیت کے بغیر آپ کا اس طرح کے قیاسات قائم کرنا بجائے خود ہی کوئی بھلا کام نہ تھا، کجا کہ آپ خود اُس شخص کے سامنے اپنے اِس قیاس کو پیش فرما رہے ہیں جسے حقیقتِ حال معلوم ہے۔

۳۔ جماعت اسلامی کا عقیدہ اور نصب العین جماعت کے دستور میں لکھ دیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو اس عقیدے اور نصب العین کو قبول کر کے نظمِ جماعت کی پابندی کا عہد کرے، جماعت میں داخل ہو سکتا ہے۔

۴۔ ایک صالح نمائندے کا خود اپنے حق میں ووٹ ڈالنا اسلامی نقطۂ نظر سے کوئی ناپسندیدہ کام نہیں ہے مگر موجودہ زمانے کے الیکشن میں خصوصاً کہ آدمی کو جن مکروہات میں چار و ناچار مبتلا ہونا

پڑتا ہے یہ بھی انھی میں سے ایک ہے، اور اس طرح کے مکروہات کی حیثیت اتنی شدید بھی نہیں ہے کہ ان کی وجہ سے انتخابات جیسے اہم کام سے علیحدہ رہنا درست سمجھا جائے۔

۵۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ ہمارے تجویز کردہ پنچایتی نظام میں حلفوں اور عہدوں کی بھرمار کہاں ہے؟ ہم صرف ایک عہد عام لوگوں سے لیتے ہیں جبکہ انھیں پنچایت کا ممبر بنالیتے ہیں، اور ایک عہد نمائندے سے لیتے ہیں جبکہ وہ پنچایت میں چُن لیا جاتا ہے۔ اس پر لفظِ "بھرمار" کا اطلاق آخر کس طرح ہو سکتا ہے۔ خلافتِ راشدہ میں کسی طریقہ کا موجود نہ ہونا اس کے ناجائز یا غیر اسلامی ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ آپ کے پاس اس طریقے کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل ہو تو ارشاد فرمائیں۔ خلفائے راشدین کو اگر ایک جائز کام کی ضرورت پیش نہیں آئی تو انھوں نے نہیں کیا، ہمیں ضرورت پیش آئی ہے تو ہم اسے کرسکتے ہیں۔

آپ کا یہ سوال بالکل عجیب ہے کہ کیا سر جوڑ کر بیٹھنے کا طریق خلافتِ راشدہ کے زمانے میں موجود تھا۔ آپ اس سوال پر ذرا دوبارہ غور فرمائیں، کیا یہ واقعی پوچھنے کے قابل سوال تھا؟

آپ کا یہ ارشاد کہ خلیفۂ وقت از خود عوام کے لئے نمائندے نامزد کر دیتا تھا تاریخ کے ناقص مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ اس زمانے میں قبائلی نظام تھا، شیوخِ قبائل آپ سے آپ اپنے قبیلے کے نمائندے ہوتے تھے، اگر الیکشن بھی ہوتا تو وہی لوگ چنے جاتے۔ اس لئے خلفاء انھی حضرات کو مشورے کے لئے طلب کر لیا کرتے تھے۔

۶۔ پاکستان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ خود اپنی حدود میں اسلامی احکام کے اجراء اور ضلالت و ارتداد کی تحریکوں کا استیصال کرے۔ اس کے بعد یہ فرض کہ وہ کسی دوسرے ملک کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے پہنچے، طاقت کی شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ طاقت ہو تو ایسا ضرور کرنا چاہیے، نہ ہو تو ایسا کرنا فرض نہیں ہے۔ کسی کافر حکومت سے خواہ وہ دشمنِ اسلام ہی کیوں نہ ہو کسی مسلم مملکت کا حسبِ ضرورت معاہدہ کرنا بھی ممنوع نہیں ہے۔ اگر یہ ممنوع ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کیوں کرتے؟

۷۔ [illegible] جو آپ کے نزدیک "محض چند دلائل" کی تعریف میں داخل ہیں اور ایک